غیر رَسمی تعلیم

اسلامیات

پیکیج بی

نظامتِ نصاب و تعلیمِ اساتذہ
خیبر پختون خوا، ایبٹ آباد

غیر رَسمی تعلیم

اسلامیات

پیکیج بی

نظامتِ نصاب و تعلیمِ اساتذہ
خیبر پختون خوا، ایبٹ آباد

جملہ حقوق بہ حق نظامتِ نصاب وتعلیمِ اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد محفوظ ہیں۔

یہ تدریسی مواد غیر رسمی تعلیم اور ALP سنٹرز کے طلبہ کی تعلیمی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے۔
اس تدریسی مواد کی بہتری کے لیے ادارہ آپ کی تجاویز کا خیر مقدم کرے گا۔

منظور کردہ: نظامتِ نصاب و تعلیم اساتذہ، خیبر پختون خوا، ایبٹ آباد
بحوالہ مراسلہ نمبر: Notification no. 2933-36/CTR/DCTE Dated: 28.09.2023

مؤلفین و نظرِ ثانی:

- شبانہ شاہین، ڈیسک آفیسر اسلامیات
  نظامتِ نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختون خوا، ایبٹ آباد
- محمد اطہر، ایڈیشنل ڈائریکٹر سٹینڈرڈ سیٹنگ وِنگ
  نظامتِ نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختون خوا، ایبٹ آباد
- قاری محمد الیاس، پرنسپل
  گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول بگڑہ، ہری پور
- مسعود الرحمٰن، سینئر معلّم عربی
  گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول ریحانہ، ہری پور
- ڈاکٹر فیصل اقبال، ایس ایس ٹی
  گورنمنٹ مڈل سکول چک پنسیال، مانسہرہ
- ڈاکٹر نزاکت علی، معلّم عربی
  گورنمنٹ مڈل سکول مانگل، ایبٹ آباد

زیرِ نگرانی: گوہر علی خان، ڈائریکٹر نصاب و تعلیم اساتذہ، ایبٹ آباد
سید امجد علی، ایڈیشنل ڈائریکٹر نظامتِ نصاب و تعلیم اساتذہ، ایبٹ آباد

تکنیکی معاونت: محمد یونس، کریکولم و میٹریل ڈویلپمنٹ سپیشلسٹ JICA-AQAL پروجیکٹ
گُل ناز جبیں، ایجوکیشن آفیسر، یونیسیف پاکستان

انتظامی معاونت: محمد آصف کاسی، صوبائی کوآرڈی نیٹر خیبر پختون خوا، JICA-AQAL پروجیکٹ
عاطف قدوس، پروگرام مینیجر اے ایل پی، پی آئی یو

لے آوٹ ڈیزائن: فرحان جاوید اختر، اکمل شہزاد JICA-AQAL پروجیکٹ

طباعت: ۲۰۲۳ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞

پیش لفظ

کسی بھی قوم کی تشکیل میں نصاب کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ALP (Alternate Learning Pathways)کے نصابِ اسلامیات میں اس بات کو مدِّ نظر رکھا گیا ہے کہ یہ نصاب محض عقائد، عبادات، سیرت اور اخلاق و آداب کی معلومات تک ہی محدود نہ رہے بلکہ طلبہ کی کردار سازی اور شخصیت میں انہیں عملی اور مثالی مسلمان بنانے میں معاون ثابت ہو۔

ALP نصابِ اسلامیات میں اِسٹرینڈز (Strands) معیارات (Standards) حدودِ تدریج (Benchmarks) حاصلاتِ تعلّم (Learning Outcomes) اور خصوصی طور پر عملی سرگرمیوں کو شامل کیا گیا ہے جس سے تخلیقی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی اور روزمرّہ زندگی میں اسلام کے عملی اطلاق کو فروغ حاصل ہوگا۔

ALP نصاب کے مطابق مرتب کردہ اس اسلامیات کی کتاب میں قرآن مجید، احادیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ، ایمانیات و عبادات، سیرتِ طیبہ، اخلاق و آداب اور مشاہیر اسلام جیسے اہم اجزا شامل ہیں، جو طلبہ و طالبات کے قلوب و اذہان میں اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محبت پیدا کرکے ان کو اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے عملی طور پر تیار کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبہ کو بہترین اور عملی مسلمان بنانے میں بھی کارآمد ثابت ہوں گے۔

اس کتاب کو خاص طور پر اُن طلبہ کے لیے تیار کیا گیا ہے جو کسی وجہ سے سکولوں میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ اس سطح پر ایسے طلبہ کی ضرورت کو مد نظر رکھ کر نہایت جامع، مختصر اور عملی نصاب بنایا گیا ہے جس میں یکساں قومی نصاب کے تمام اجزا، معیارات، حدودِ تدریج اور حاصلاتِ تعلّم کا مکمل احاطہ کیا گیا ہے تاکہ قومی توقعات بہر صورت پوری کی جائیں اور کسی پہلو میں بھی تشنگی باقی نہ رہے۔

اس کتاب کو سادہ، عام فہم اور آسان زبان میں متعارف کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پوری کوشش کی گئی ہے کہ کتاب ہر قسم کی لفظی و معنوی اغلاط سے پاک ہو۔ تاہم اگر کتاب کی پرنٹنگ کے بعد کسی قسم کی غلطی سامنے آئے تو ادارہ کو مطلع کریں۔ ادارہ آپ کے تعاون کا شکر گزار رہے گا۔

اس درسی کتاب کو تیار کرنے والے ماہرین اور UNICEF اور JICA-AQAL کی ٹیم مبارک باد کی مستحق ہے جن کی اَن تھک محنت اور بھرپور تعاون سے یہ کام بروقت تکمیل کو پہنچا۔

نظامتِ نصاب و تعلیمِ اساتذہ خیبر پختون خوا، ایبٹ آباد

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
	پیش لفظ	
	باب اوّل: قرآن مجید و حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	.1
1	(الف) ناظرہ قرآن مجید	
2	(ب) حفظ قرآن مجید	
4	(ج) حفظ و ترجمہ	
7	(د) حدیث نبوی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	
8	(ہ) دعائیں (زبانی)	
	باب دوم: ایمانیات و عبادات	.2
	(الف) ایمانیات	
10	.1 توحید کا تعارف	
12	.2 آسمانی کتب اور فرشتے	
15	.3 نبوت و رسالت	
18	.4 آخرت	
	(ب) عبادات	
20	.1 کلمہ شہادت	
22	.2 وضو	
25	.3 نماز	
28	.4 روزہ	
30	.5 عیدین و اسلامی تہوار	
	باب سوم: سیرتِ طیبہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	.3
32	.1 نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محبت و اطاعت	
35	.2 نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ قبل از بعثت	
38	.3 حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ حسنہ	

.4	**باب چہارم: اَخلاق و آداب** 1. اسلامی آدابِ زندگی 2. بڑوں کا ادب 3. جانوروں سے اچھا سلوک 4. سچ کی اہمیت	 41 43 45 48
.5	**باب پنجم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام** **(الف) انبیاء کرام علیہم السلام** (حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام) **(ب)** خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	 51 55

باب اوّل:

قرآن مجید و حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(الف) ناظرہ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- پہلے آٹھ (8) پاروں کی تجوید کے قواعد کے مطابق تلاوت کر سکیں۔
- دورانِ تلاوت مخارج اور رموزِ اوقاف کا خیال رکھ سکیں۔

فرمانِ الٰہی:

تو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو اللہ کی پناہ لیں شیطان مَردُود سے۔

(سورۃ النحل:98)

سرگرمی برائے طلبہ:

- قریبی مسجد کے قاری صاحب سے قرآنِ مجید پڑھیں۔
- کسی مشہور قاری صاحب کی تلاوت سننے کا معمول بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- ناظرہ قرآن کے پیریڈ میں طلبہ کو ناظرہ قرآن پڑھائیں۔
- طلبہ کے تلفظ کی درستی کے لیے کسی معروف قاری صاحب کی آواز میں قرأت سنائی جائے۔
- فلیش کارڈز یا چارٹ کی مدد سے مخارج اور رموزِ اوقاف کی پہچان کرائی جائے۔

DCTE.KPESE.GOV.PK سائٹ کی مدد سے ناظرہ قرآن مجید کے سبقی خاکوں سے رہنمائی لی جاسکتی ہے۔

(ب) حفظِ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- معوذتین کی اہمیت و فضیلت جان سکیں۔
- معوذتین، سورۃ الکوثر، سورۃ النصر اور سورۃ اللھب درست تلفظ کے ساتھ حفظ کر سکیں۔
- مذکورہ سورتیں حفظ کر کے تجوید کے ساتھ نماز میں اور نماز کے علاوہ زبانی تلاوت کر سکیں۔

> کیا آپ جانتے ہیں۔۔۔۔
> سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو معوذتین کہتے ہیں۔

﴿سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ مَکِّیَّۃٌ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ۝۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

﴿سُوْرَۃُ النَّصْرِ مَدَنِیَّۃٌ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۝۱ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳

﴿سُوْرَۃُ اللَّهَبِ مَکِّیَّۃٌ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ۝۲ سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ

لَهَبٍ ۝۳ وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵

﴿ سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

﴿ سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھ کر ان پر پھونکتے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیر لیتے۔ یہ عمل آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تین مرتبہ دہراتے تھے۔
(صحیح بخاری:5017)

آئیں جانیں۔۔۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نظر بد لگ جانے پر معوّذتین پڑھ کر دَم کرنے کا حکم دیا ہے۔ (صحیح بخاری:5738)

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- مذکورہ سورتوں کو زبانی یاد کریں اور کلاس میں ایک دوسرے کو سنائیں۔
- کسی معروف قاری کی آواز میں مذکورہ سورتوں کی تلاوت سنیں۔
- سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو ہر نماز کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے پڑھنے کا معمول بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کے مابین قرأت کا مقابلہ کرایا جائے۔
- طلبہ کو مذکورہ سورتوں کی تلاوت بہترین قراء کی آواز میں سنائیں۔
- طلبہ کو معوذتین کی فضیلت سے آگاہ کریں اور ان سورتوں کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔

(ج) حفظ و ترجمہ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- تعوذ، تسمیہ، اللّٰہ اکبر، استغفر اللّٰہ، جزاک اللّٰہ خیراً، الحمد لِلّٰہ، یرحمک اللّٰہ اور مختصر درود شریف مع مفہوم یاد کر سکیں اور موزوں مواقع پر ان کا استعمال کر سکیں۔
- رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا نام مبارک سنتے پڑھتے وقت درود شریف پڑھنے کے عادی بن سکیں۔
- درست تلفظ اور روانی کے ساتھ مکمل نماز یاد کر کے نمازِ پنج گانہ ادا کرنے کے عادی بن سکیں۔

تَعَوُّذ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ میں آتا / آتی ہوں شیطان مَردود (کے شَر) سے۔

> مزید جانیے!
> قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھنا چاہیے۔

تَسْمِیَہ

ہر اچھا کام شروع کرنے سے پہلے تسمیہ پڑھنا چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

> یاد رکھیں!
> بسم اللہ پڑھنے سے کام میں برکت ہوتی ہے اور کام آسان ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالٰی کی بڑائی بیان کرنے کے لئے کہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔

گناہوں کی معافی مانگنے کے لئے کہیں:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰه

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا / مانگتی ہوں۔

شکریہ ادا کرنے کے لئے کہیں:

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ دے۔

چھینک آئے تو کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو جواب میں کہیں:

يَرْحَمُكَ اللّٰه

ترجمہ: اللہ آپ پر رحم کرے۔

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (صحیح مسلم:408)

مختصر درود:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو آپ (ﷺ) پر آپ (ﷺ) کی آل پر اور آپ (ﷺ) کے اصحاب پر۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- مذکورہ کلمات مناسب مواقع پر پڑھنے کی عملی مشق کریں۔
- جب بھی پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نام مبارک سنیں، پڑھیں یا لکھیں تو درود شریف ضرور پڑھیں اور لکھیں۔
- مکمل نماز مسجد یا گھر میں سیکھ کر ایک دوسرے کو سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- مکمل نماز کا سبق طلبہ کو یاد کرائیں اور نماز کی عملی مشق کرائیں۔
- طلبہ کو کثرت سے درود شریف اور مذکورہ مسنون کلمات مناسب مواقع پر پڑھنے کی ترغیب دیں۔

(د) حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- چار مختصر مستند احادیث مبارکہ مع ترجمہ سمجھ سکیں۔
- اپنی عملی زندگی میں ان احادیثِ مبارکہ کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ (صحیح بخاری: 01)

ترجمہ: بے شک اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔

خَیۡرُکُمۡ مَّنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (صحیح بخاری: 5027)

ترجمہ: تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور اسے (دوسروں کو) سکھائے۔

کُلُّ مَعۡرُوۡفٍ صَدَقَۃٌ (صحیح بخاری: 6021)

ترجمہ: ہر نیک کام صدقہ ہے۔

اَلۡبِرُّ حُسۡنُ الۡخُلُقِ (صحیح مسلم: 6516)

ترجمہ: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں!
نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہر قول اور فعل کو حدیث کہتے ہیں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- چند اچھی عادات (اخلاق) کی فہرست تیار کریں اور عملی زندگی میں ان عادات کو اپنانے کی کوشش کریں۔
- مذکورہ احادیث مبارکہ مع ترجمہ یاد کر کے کلاس میں ایک دوسرے کو سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- مذکورہ احادیث میں موجود تعلیمات سے طلبہ کو آگاہ کریں اور ان پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔
- طلبہ کو احادیثِ مبارکہ مع ترجمہ یاد کرنے کی ترغیب دیں۔

(ہ) دعائیں (زبانی)

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- مسنون دعائیں (والدین کے لئے دعا، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد کی دعا) درست تلفظ کے ساتھ یاد کر کے اپنی روزمرہ زندگی میں پڑھنے کے عادی بن سکیں۔

والدین کے لئے دعا:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید میں والدین کے لئے یہ دعا مانگنے کا حکم دیا ہے۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (سورۃ بنی اسرائیل: 24)

ترجمہ: اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا۔

کھانے سے پہلے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ (المستدرک علی الصحیحین: 7084)

ترجمہ: میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔

کھانا کھانے کے بعد کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ (ترمذی: 3458)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے یہ رزق دیا میری محنت اور کوشش کے بغیر۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- مذکورہ دعائیں درست تلفظ کے ساتھ یاد کر کے ایک دوسرے کو سنائیں۔
- موقع کی مناسبت سے ان دعاؤں کو پڑھنے کا معمول بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو دُعا کے آداب بتائیں۔
- مذکورہ دعائیں طلبہ کو یاد کرائیں اور موقع کی مناسبت سے پڑھنے کی ترغیب دیں۔

ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات

1. توحید کا تعارف:

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- توحید کے معنی و مفہوم جان کر عملی زندگی میں اس کے تقاضوں کو سمجھ سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کی عظمت کو جان کر اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی عادت کو اپنا سکیں۔

توحید کا معنی و مفہوم

توحید کے معنی "ایک ہونا" یا "یکتا ہونا" ہے۔ اسلام میں توحید سے مراد اللہ تعالیٰ کو ذات اور صفات میں ایک ماننا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کی ذات و صفات میں کوئی شریک نہیں ہے۔ عقیدہ توحید اسلام کا پہلا اور بنیادی عقیدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق اور مالک ہے۔ زمین، آسمان، پہاڑ، دریا، سورج، چاند، ستارے، حیوانات اور نباتات سب کو اسی نے پیدا کیا ہے۔ تمام مخلوقات کو رزق دینے والا بھی اللہ ہے۔ وہ ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے علم میں ہے۔ وہ سب سے زیادہ طاقت والا ہے اور کائنات پر اسی کی حکومت ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر اور عظیم تر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۟ (سورۃ البقرہ: 20)

ترجمہ: بے شک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

> **فرمانِ الٰہی!**
>
> اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو انہیں شمار نہیں کر سکو گے۔ یقیناً اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ النحل: 18)

توحید کے تقاضے

- اللہ تعالیٰ کو ذات و صفات میں یکتا مانا جائے۔
- اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ مانا جائے۔
- اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے۔
- صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اسی سے مدد مانگی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں دی ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور جن کاموں کا اس نے حکم دیا ہے ان پر عمل کریں اور جن کاموں سے منع کیا ہے ان سے بچیں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے:

الف) نماز　ب) زکوٰۃ　ج) توحید　د) تقدیر

2. توحید کے معنی ہیں:

الف) ایک ماننا　ب) گواہی دینا　ج) ایمان لانا　د) دعا کرنا

3. اللہ تعالیٰ کو ذات و صفات میں یکتا ماننا کہلاتا ہے:

الف) عقیدہ رسالت　ب) عقیدہ آخرت　ج) عقیدہ توحید　د) عقیدہ تقدیر

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر کس طرح ادا کرنا چاہیئے؟
2. اللہ تعالیٰ کی چند صفات لکھیں۔
3. توحید سے کیا مراد ہے؟
4. توحید کے کوئی سے دو تقاضے لکھیں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- طلبہ اپنے ارد گرد موجود اللہ تعالیٰ کی چند نعمتوں کی فہرست بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو اللہ تعالیٰ کی صفات بتا کر عقیدہ توحید سے آگاہ کریں۔
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی ترغیب دیں۔
- طلبہ کو عقیدہ توحید کے تقاضوں سے آگاہ کریں۔

2. آسمانی کتب اور فرشتے

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- اس بات کو سمجھ کر ایمان پختہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اِنسانوں کی رہ نمائی کے لئے اپنے رسولوں پر الہامی کتب نازل کی ہیں۔
- الہامی کتب اور جن انبیاء کرام علیہم السلام پر یہ کتب نازل ہوئیں ان کے نام جان سکیں۔
- قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب مان کر اس پر ایمان پختہ کر سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق فرشتوں کے بارے میں جان کر ایمان پختہ کر سکیں۔
- چار بڑے فرشتوں کے نام جان سکیں۔

آسمانی کتب:

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام پر جو کتابیں نازل کیں انھیں آسمانی یا الہامی کتب کہتے ہیں۔ آسمانی کتابوں کے نازل کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کے احکام و ہدایات کو انسانوں تک پہنچانا ہے تاکہ وہ ہدایت حاصل کر سکیں۔ تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ مشہور آسمانی کتابیں چار (4) ہیں۔

1. زبور مقدس: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
2. تورات مقدس: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
3. انجیل مقدس: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
4. قرآن مجید: حضرت محمد (رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر نازل ہوا۔

> ارشاد باری تعالیٰ:
> اور جو کتاب (قرآن مجید) اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں وہ سب پر ایمان لاتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ:04)

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ اس میں زندگی گزارنے کا صحیح اور مکمل طریقہ بتایا گیا ہے، جس پر عمل کر کے ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اب قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے صرف قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ قرآن مجید کو سیکھیں، سمجھیں، اس پر عمل کریں اور اِس کی تعلیمات دوسروں تک پہنچائیں۔

فرشتے:

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا، اس لئے انہیں نوری مخلوق کہا جاتا ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانتے ہیں۔ اس کی کبھی بھی نافرمانی نہیں کرتے۔ فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ تمام فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ فرشتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر ان میں سے چار مشہور فرشتوں کے نام اور ذمہ داریاں یہ ہیں۔

1. حضرت جبرائیل علیہ السلام — اللہ تعالیٰ کا پیغام نبیوں تک پہنچاتے تھے۔
2. حضرت عزرائیل علیہ السلام — اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام جانداروں کی روح قبض کرتے ہیں۔
3. حضرت میکائیل علیہ السلام — تمام جانداروں کے لئے رزق اور بارش کا انتظام کرتے ہیں۔
4. حضرت اسرافیل علیہ السلام — قیامت سے پہلے صور پھونکیں گے۔

اس کے علاوہ بھی فرشتوں کی بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔ مثلاً: ہوائیں چلانا، دن رات لانا اور لوگوں کے اعمال لکھنا وغیرہ۔ ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے احکام پر عمل کریں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. زبور مقدس نازل کی گئی:

الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر　ب) حضرت داؤد علیہ السلام پر

ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر　د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

2. مشہور آسمانی کتابیں ہیں:

الف) تین　ب) چار　ج) پانچ　د) چھ

3. اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا کیا:

الف) مٹی سے　ب) آگ سے　ج) پانی سے　د) نور سے

4. حضرت میکائیل علیہ السلام کی ذمہ داری ہے:

الف) رزق اور بارش کا انتظام کرنا
ب) روح قبض کرنا
ج) اللہ تعالیٰ کا پیغام لانا
د) صور پھونکنا

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. مشہور آسمانی کتابوں کے نام لکھیں۔
2. کون سی آسمانی کتاب قیامت تک انسانوں کی رہ نمائی کا ذریعہ ہے؟
3. چار مشہور فرشتوں کے نام اور ذمہ داریاں لکھیں۔
4. فرشتوں کی کوئی سی دو خصوصیات لکھیں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- مشہور آسمانی کتب کے نام اور جن انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں ان کے اسمائے گرامی پر مبنی چارٹ تیار کر کے آویزاں کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو آسمانی کتب اور جن انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں ان کے بارے میں مزید معلومات سے آگاہ کریں۔
- مشہور فرشتوں کی ذمہ داریوں سے متعلق طلبہ میں مذاکرہ کرائیں۔
- طلبہ کو قرآن مجید کی خصوصیات سے آگاہ کریں۔

3. نُبوت ورسالت

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نبوت ورسالت کا مفہوم اور ضرورت واہمیت سمجھ سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو نبی آخر الزماں جان کر عقیدہ ختم نبوت کو مضبوط کر سکیں۔
- انبیاء کرام علیہم السلام کی صفات سے واقف ہو کر اپنی عملی زندگی میں انھیں اپنا سکیں۔
- اپنی زندگی نبی آخر الزماں صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ کے مطابق ڈھال سکیں۔

عقیدہ نبوت ورسالت کا مفہوم:

عقیدہ نبوت ورسالت کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے اپنے خاص بندے منتخب فرمائے جنھیں نبی اور رسول کہتے ہیں۔ نبی کے معنی "خبر دینے والا" اور رسول کے معنی "پیغام پہنچانے والا" ہے۔

نبوت ورسالت کی ضرورت واہمیت:

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے نیک اور چنے ہوئے انسان تھے۔ وہ ہر طرح کے گناہوں سے معصوم یعنی پاک تھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام انسانوں تک پہنچایا۔

انسان کو جس طرح خوراک اور لباس کی ضرورت ہے، اسی طرح زندگی گزارنے کے لیے سیدھے راستہ کی پہچان بھی ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام بھیجے جنھوں نے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کرائی اور زندگی گزارنے کے طریقے سکھائے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نیکی کا حکم کرتے تھے اور برے کاموں سے منع کرتے تھے۔

عقیدہ ختمِ نبوت:

عقیدہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر پختہ یقین رکھنا کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠ (سورۃ الاحزاب:40)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے، میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہیں آئے گا۔" (جامع ترمذی: 2272)

آئیں جانیں!

جب اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نام لیں، سنیں، یا لکھیں تو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ضرور پڑھیں اور لکھیں۔

مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا سچا اور آخری نبی اور رسول مانا جائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور کافر ہے۔

خاتم النبیین کا مفہوم ہے "سب سے آخری نبی" اور یہ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خصوصی صفت ہے۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ساری کائنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پوری زندگی ہم سب کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہ نمائی فرمائی۔ ہمیں کھانے پینے، سونے جاگنے اور زندگی گزارنے کے مکمل آداب اور اَخلاق سکھائے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت پر عمل کرنے میں دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بتائی ہوئی تمام باتوں اور طریقوں پر عمل کریں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. نبی کے معنی ہیں:

الف) خبر دینے والا　ب) دعوت دینے والا　ج) گواہی دینے والا　د) مدد کرنے والا

2. اس بات پر ایمان رکھنا کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، کہلاتا ہے:

الف) عقیدہ توحید　ب) عقیدہ رسالت　ج) عقیدہ ختم نبوت　د) عقیدہ آخرت

3. خاتم النبیین کا مطلب ہے:

الف) سب سے پہلا نبی　ب) سب سے آخری نبی　ج) اللہ تعالیٰ کا پیارا نبی　د) اللہ تعالیٰ کا سچا نبی

4. رسول کے معنی ہیں:

الف) خبر دینے والا　ب) مدد کرنے والا　ج) دعوت دینے والا　د) پیغام پہنچانے والا

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. عقیدہ نبوت و رسالت سے کیا مراد ہے؟
2. عقیدہ ختم نبوت سے متعلق ایک آیت کریمہ کا ترجمہ لکھیں۔
3. انبیاء کرام علیہم السلام کی دو صفات لکھیں۔
4. عقیدہ ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- چند انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں کی فہرست بنائیں۔
- نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ چند ایسی سنتوں کی فہرست تیار کریں جن پر آپ روزمرہ زندگی میں عمل کرتے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- عقیدہ ختم نبوت سے متعلق طلبہ کو آگاہ کریں اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت اپنانے کی ترغیب دیں۔
- طلبہ کو روزمرہ زندگی میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک سنتوں کی عملی مشق کرائیں۔

4. آخرت

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عقیدہ آخرت کے مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- عقیدہ آخرت اور جزا اور سزا پر ایمان پختہ کر سکیں۔

آخرت کے معنی "بعد میں آنے والی" ہے۔ آخرت سے مراد "مرنے کے بعد والی زندگی" ہے۔ عقیدہ آخرت کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر پختہ یقین رکھا جائے کہ یہ زمین آسمان اور ساری کائنات ایک دن ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اس دن ہمارے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی اسے اللہ تعالیٰ انعام کے طور پر جنت میں داخل فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے لوگ جہنم میں ہوں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ (سورۃ الانفطار: 13،14)

ترجمہ: بے شک نیک لوگ ضرور نعمت (والی جنت) میں ہوں گے۔ اور بے شک بدکار لوگ ضرور جہنم میں ہوں گے۔

جنت میں اللہ تعالیٰ نے ہر نعمت رکھی ہے۔ جنتی جو بھی چاہیں گے جنت میں انہیں ملے گا۔ اس دن جو آدمی جنت میں داخل ہو گا وہی کامیاب ہو گا۔

آخرت میں نیکیوں کے بدلے کو جزا اور گناہوں کے بدلے کو سزا کہتے ہیں۔ انسان کو آخرت میں نیک اعمال کا بدلہ جنت اور برے اعمال کا بدلہ جہنم کی صورت میں ملے گا۔ ہمیں چاہیے کہ عقیدہ آخرت پر کامل یقین رکھتے ہوئے سچ بولیں، والدین کا کہنا مانیں اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کریں اور برے کاموں سے بچیں۔

کیا آپ جانتے ہیں!

جس دن تمام کائنات ختم کی جائے گی اسے "یوم آخرت" یا "یوم قیامت" کہتے ہیں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. آخرت کے معنی ہیں:

الف) بعد میں آنے والی　　ب) پہلے آنے والی　　ج) جلدی آنے والی　　د) دیر سے آنے والی

2. آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے:

الف)صرف اچھے اعمال　　ب) صرف بُرے اعمال　　ج) اچھّے اور بُرے تمام اعمال　　د) صرف بڑے اعمال

3. مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا، اس پر پختہ یقین رکھنا کہلاتا ہے:

الف) عقیدہ توحید　　ب) عقیدہ رسالت　　ج) عقیدہ ختمِ نبوت　　د) عقیدہ آخرت

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. عقیدہ آخرت سے کیا مراد ہے؟
2. جزا اور سزا سے کیا مراد ہے؟
3. جنت میں کون لوگ داخل ہوں گے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- آپ جو نیک اعمال کرتے ہیں ان کی فہرست بنائیں۔
- آپ جِن گُناہ کے کاموں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی فہرست بنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو عقیدہ آخرت کے بارے میں تفصیل سے آگاہی دیں۔
- آخرت کی کامیابی کے لئے طلبہ کو زیادہ سے زیادہ نیک کام کرنے اور گناہوں سے بچنے کی ترغیب دیں۔

(ب) عبادات

1) کلمہ شہادت:

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- کلمہ شہادت مع ترجمہ یاد کر سکیں۔
- کلمہ شہادت کا مفہوم اور اس کی اہمیت سے اجمالی طور پر آگاہ ہو سکیں۔

کلمہ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا / دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا / دیتی ہوں کہ محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اس (اللہ) کے بندے اور رسول ہیں۔

کلمہ شہادت کا مفہوم:

شہادت کے معنی گواہی دینا ہے۔ کلمہ شہادت میں ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہی عبادت کے لائق ہے اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

کلمہ شہادت کی اہمیت:

اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ جنھیں ارکانِ اسلام کہتے ہیں۔ ان ارکان میں پہلا اور اہم رکن کلمہ شہادت ہے۔ اسی کلمہ کو دل سے ماننے اور زبان سے اقرار کرنے سے انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی رب مانیں۔ صرف اسی کی عبادت کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی اور رسول مانیں۔ ان سے سچی محبت کریں اور ان کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزاریں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. شہادت کے معنی ہیں:

الف) گواہی دینا　ب) مدد کرنا　ج) دعا کرنا　د) صدقہ کرنا

2. ارکان اسلام ہیں:

الف) تین　ب) چار　ج) پانچ　د) چھے

3. اسلام کا پہلا رکن ہے:

الف) کلمہ شہادت　ب) نماز　ج) زکوٰۃ　د) روزہ

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. کلمہ شہادت میں ہم کس بات کی گواہی دیتے ہیں؟
2. ارکانِ اسلام کسے کہتے ہیں؟
3. اسلام میں داخل ہونے کے لیے دل اور زبان سے کس بات کا اقرار ضروری ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- کلمہ شہادت مع ترجمہ یاد کر کے ایک دوسرے کو سنائیں۔
- استاد محترم کی مدد سے کلمہ شہادت کے علاوہ باقی ارکانِ اسلام معلوم کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو کلمہ شہادت کا مفہوم اور اس کے تقاضے سمجھائیں۔
- طلبہ کو کلمہ شہادت کی فضیلت اور اہمیت سے آگاہ کریں۔

2) وضو

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- وضو کی فضیلت و آداب کے بارے میں جان سکیں۔
- یہ جان لیں کہ وضو نماز کے لئے ضروری ہے۔

وضو

پاکی اور طہارت کی نیت سے جسم کے بعض اعضاء کے دھونے کو وضو کہتے ہیں۔ مسلمان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ نماز سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے۔ وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

وضو کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (سورۃ المائدہ:06)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے چہروں کو دھولیا کرو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولیا کرو)۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
وضو کے بغیر نماز قبول نہیں کی جاتی۔ (جامع ترمذی:01)

وضو شروع کرتے وقت "بسم اللہ" پڑھنا چاہیے۔

وضو کی فضیلت

قیامت کے دن ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی امت کو وضو کے نشانات کی وجہ سے پہچانیں گے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ! کیا قیامت کے دن آپ ہمیں پہچانیں گے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہاں، تمہاری ایک علامت ہوگی جو دوسری کسی امت کی نہیں ہوگی۔ تم وضو کے اثر سے چمکتے ہوئے چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے ساتھ میرے پاس آؤ گے۔ (صحیح مسلم:247)

وضو کے آداب:

1. وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھیں۔
2. وضو کے دوران دُنیا کی باتیں نہ کریں۔
3. پانی ضرورت سے زائد استعمال نہ کریں۔
4. مسواک کریں۔
5. اعضاء کو ہاتھوں سے خوب مل کر دھوئیں۔
6. وضو کے بعد کلمہ شہادت اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔(جامع ترمذی: 55)

ترجمہ: اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور پاک رہنے والوں میں سے بنادے۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. نمازسے پہلے ضروری ہے:

الف) دُعا کرنا ب) وضو کرنا ج) کلمہ شہادت پڑھنا د) خوشبو لگانا

2. وضو سے پہلے پڑھنا چاہیئے:

الف) بِسْمِ اللّٰه ب) مَا شَآءَ اللّٰهُ ج) اِنْ شَآءَ اللّٰهُ د) سُبْحَانَ اللّٰهِ

3. پاکیزگی کی نیت سے بعض اعضاء کے دھونے کو کہتے ہیں:

الف) غُسل ب) تیمم ج) وضو د) صفائی

4. وضو کے بعد پڑھنا چاہیئے:

الف) کلمہ طیبہ ب) کلمہ تمجید ج) کلمہ استغفار د) کلمہ شہادت

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. وضو سے کیا مراد ہے؟
2. وضو کے بارے میں آیت کریمہ کا ترجمہ لکھیں۔
3. قیامت کے دن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟
4. وضو کے کوئی سے تین آداب بتائیں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- وضو کا عملی طریقہ اپنے والدین یا مسجد کے قاری صاحب سے سیکھ کر اپنے ساتھیوں کو بتائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو وضو کے جسمانی اور روحانی فوائد سے آگاہ کریں۔
- وضو کی عملی مشق کرائیں۔

3) نماز

حاصلاتِ تعلم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نماز کی اہمیت، فضیلت اور آداب کے بارے میں جان سکیں۔
- نمازوں کی تعداد، رکعات اور ناموں سے واقف ہو سکیں اور نماز کی پابندی کر سکیں۔

نماز کی فضیلت و اہمیت:

نماز حضرت محمد (رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر فرض ہونے والی سب سے پہلی عبادت ہے۔ قرآن مجید میں نماز قائم کرنے کا حکم کئی بار آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○

(سورۃ البقرہ آیت :43)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ نماز کا پورا پورا ثواب اس وقت ملتا ہے جب نماز جماعت کے ساتھ مقررہ وقت پر ادا کی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان مرد اور عورت کو پانچ نمازیں وقت پر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ (سورۃ النساء: 103)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

مسلمان دن رات میں پانچ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ جن میں فجر کی دو، ظہر کی چار، عصر کی چار، مغرب کی تین اور عشاء کی چار رکعات فرض ہیں۔ فرض کے ساتھ ساتھ ہر نماز میں سنتیں اور نوافل بھی ادا کئے جاتے ہیں۔

نماز کے آداب

- نماز کے لئے جگہ، جسم اور لباس کا پاک ہونا ضروری ہے۔
- نماز خوب اطمینان سے ادا کرنی چاہیئے۔
- نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنی چاہیئے۔

فرمان نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ:

باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ (صحیح بخاری: 649)

- نماز وقت پر ادا کرنی چاہیئے۔
- نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے اور غیر ضروری حرکات سے بچنا چاہیئے۔

ہمیں چاہیئے کہ پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق پابندی سے نماز ادا کریں تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

فرمان نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ:
بے شک آدمی اور شرک و کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے۔(صحیح مسلم: 246)

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا:

الف) نماز کو ب) زکوٰۃ کو ج) روزہ کو د) حج کو

2. مغرب کی فرض رکعات کی تعداد ہے:

الف) دو ب) تین ج) چار د) پانچ

3. حدیث کی رُو سے باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے نماز پڑھنے سے فضیلت رکھتی ہے:

الف) چھبیس درجے ب) ستائیس درجے ج) اٹھائیس درجے د) انتیس درجے

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. مسلمان پر دن رات میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟
2. نماز فجر اور نماز عصر کی فرض رکعات کی تعداد لکھیں۔
3. نماز کے کوئی سے تین آداب تحریر کریں۔
4. نماز کے بارے میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ایک فرمان لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

استاد محترم یا والدین کی مدد سے چارٹ مکمل کریں۔

نام نماز	سنت مؤکدہ	غیر مؤکدہ	فرض	سنت مؤکدہ	نوافل	وتر	کل رکعتیں
فجر			02				
ظہر			04				
عصر			04				
مغرب			03				
عشاء			04				

- نماز کا مکمل طریقہ اپنے والدین سے سیکھ کر اس پر عمل کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو نماز کے اوقات سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو نماز کی ترغیب دیں اور انہیں نماز کا پابند بنانے کے لیئے وقتاً فوقتاً ان کی نمازوں کا جائزہ لیں۔
- طلبہ کو نماز کی عملی مشق کرائیں۔

4) روزہ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- یہ سمجھ لیں کہ روزہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔
- یہ جان سکیں کہ رمضان المبارک مسلمانوں کے لئے روزے رکھنے کا مہینہ ہے۔
- سحری اور افطاری کے بارے میں جان سکیں۔

روزہ اسلام کا اہم رکن ہے۔ روزے کا مطلب ہے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے کاموں سے باز رہا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر رمضان المبارک کے روزے فرض کیے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ (سورۃ البقرہ: 183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تا کہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جس کسی نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح بخاری: 38)

روزہ ایک اہم عبادت ہے۔ روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ روزہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ (صحیح بخاری: 1904)

روزہ ہمیں صبر سکھاتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرنا سیکھتے ہیں۔ غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ ہمدردی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ روزہ رکھنے سے صحت بھی اچھی ہوتی ہے۔ روزہ اس قدر فضیلت والا عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کا ایک دروازہ صرف روزہ داروں کے لیے مخصوص کیا ہے جس کا نام **"باب الریّان"** ہے۔

مسلمان روزہ رکھنے کیلئے طلوع فجر سے پہلے کھاتے پیتے ہیں اس کھانے کو سحری کہتے ہیں۔ غروب آفتاب پر کچھ کھا پی کر روزہ کھولتے ہیں اسے افطاری کہتے ہیں۔

ہمیں چاہیئے کہ رمضان المبارک کا احترام کریں، اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کریں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں سے بچیں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. مسلمانوں پر روزے فرض ہیں:

الف) محرم کے　　ب) ربیع الاول کے　　ج) رجب کے　　د) رمضان کے

2. سحری کی جاتی ہے:

الف) طلوع فجر سے پہلے　　ب) ظہر سے پہلے　　ج) عصر سے پہلے　　د) مغرب سے پہلے

3. **"باب الریّان"** مخصوص ہے:

الف) نمازیوں کے لیے　　ب) روزہ داروں کے لئے　　ج) حاجیوں کے لیے　　د) مجاہدین کے لئے

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. روزہ کا کیا مطلب ہے؟
2. سحری کسے کہتے ہیں؟
3. افطاری کسے کہتے ہیں؟
4. روزہ کے متعلق ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- رمضان المبارک میں آپ کون کون سے نیکی کے کام کرتے ہیں سوچیں اور اپنے دوستوں کو بھی بتائیں۔
- اپنے استاد / استانی کی مدد سے روزہ سے حاصل ہونے والے فوائد پر مبنی فہرست تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو رمضان المبارک کی اہمیت اور فضائل سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو سحری، افطاری اور شب قدر کے بارے میں مزید معلومات فراہم کریں۔
- رمضان المبارک میں کیے جانے والے اعمال سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

5) عیدین و اسلامی تہوار

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عیدین کا تعارف حاصل کر سکیں۔
- عیدین کے موقع پر کیے جانے والے کاموں کے بارے میں جان سکیں۔
- پاکستان میں منائے جانے والے دیگر اسلامی تہواروں کے بارے میں جان سکیں۔

عیدین کا مطلب ہے دو عیدیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خوشی کا دن منانے اور شکر ادا کرنے کے لیے یہ دو عیدیں عطا کی ہیں۔

عید الفطر:

رمضان المبارک میں روزے رکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں انعام کے طور پر عید الفطر عطا کی ہے۔ یہ شوال کی پہلی تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ اس روز اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو رمضان کے روزوں اور راتوں میں عبادت کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اس دن نمازِ عید سے پہلے کوئی میٹھی چیز یا کھجوریں کھانا سنت ہے۔ عید الفطر کے موقع پر فطرانہ ادا کیا جاتا ہے تاکہ غریب مسلمان بھی عید کی خوشیوں میں شامل ہو سکیں۔

عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ دس ذوالحجہ کو منائی جاتی ہے۔ یہ عید حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد کے طور پر منائی جاتی ہے۔ تمام دنیا کے مسلمان عید الاضحیٰ کے موقع پر اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے آپ علیہ السلام کی سنت کی پیروی میں جانور ذبح کرتے ہیں۔

عیدین کے موقع پر کیے جانے والے چند مسنون اعمال:

- غسل کرنا
- صاف لباس پہننا اور خوشبو لگانا
- تکبیرات پڑھنا
- عید کی نماز ادا کرنا
- عید کا خطبہ خاموشی سے سننا

عید کی تکبیرات

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

ہمیں چاہیئے کہ ان اسلامی تہواروں کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جوش و خروش سے منائیں اور اپنی خوشیوں میں غریبوں کو بھی یاد رکھیں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. عیدالفطر منائی جاتی ہے:

الف) یکم شوال ب) یکم رمضان ج) یکم شعبان د) یکم محرم

2. عیدالفطر پر ادا کیا جاتا ہے:

الف) عُشر ب) فِطرانہ ج) زکوٰۃ د) ٹیکس

3. عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنا سنت ہے:

الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ب) حضرت نوح علیہ السلام کی

ج) حضرت آدم علیہ السلام کی د) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کون سی دو عیدیں عطا کی ہیں؟
2. عیدالاضحیٰ کب منائی جاتی ہے؟
3. رمضان المبارک کے فوراً بعد کون سی عید آتی ہے؟

سرگرمی برائے طلبہ

- مسلمان کس کس جانور کی قربانی کرتے ہیں؟ آپس میں مذاکرہ کریں۔
- عیدین کے موقع پر کیے جانے والے مسنون اعمال کی فہرست تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- پاکستان میں منائے جانے والے دیگر اسلامی تہواروں کے بارے میں طلبہ کو بتائیں۔
- طلبہ کو عید کی نماز کا طریقہ اور فطرانہ سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ سنائیں۔

باب سوم

سیرت طیبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

1. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت و اطاعت

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- یہ سمجھ سکیں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت رکھنا ایمان کا لازمی جزو ہے۔
- یہ جان سکیں کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت رکھنا ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت کے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ ہمارے دل میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت ہر چیز سے زیادہ ہونی چاہیے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے بچوں، اس کے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔ (صحیح بخاری: 15)

جو شخص نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت رکھتا ہے جنت میں اسے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا قرب حاصل ہو گا۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ہر بات خوشی سے مانی جائے۔ اپنی زندگی کے سب کام نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کیے جائیں۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی گزارنا اطاعت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کہلاتا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

جاننے کی بات:
اطاعت کا لفظی معنی ہے، پیروی کرنا۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (سورۃ النساء: 80)

ترجمہ: جس نے رسول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کر کے ہی ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (صحیح بخاری: 7280)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین بھی آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے اپنی جان، مال اور اولاد سے بڑھ کر محبت کرتے تھے اور ہر معاملہ میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرتے تھے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت کریں۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنتوں پر عمل کریں، اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گا اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل ہو گی۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت رکھنا لازمی حصہ ہے:

الف) ایمان کا　ب) نماز کا　ج) جہاد کا　د) عبادت کا

2. حدیث مبارکہ کی رو سے جنت میں داخل ہو گا:

الف) نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرنے والا　ب) وقت کی پابندی کرنے والا

ج) قربانی کرنے والا　د) صاف رہنے والا

3. اطاعت کا لفظی معنی ہے:

الف) حکم دینا　ب) عبادت کرنا　ج) بات کرنا　د) پیروی کرنا

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. اطاعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کسے کہتے ہیں؟
2. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا تقاضا کیا ہے؟
3. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

- نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی جن سنتوں پر آپ عمل کرتے ہیں اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو بتائیں۔
- نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی چند سنتوں کی فہرست تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کے حوالہ سے طلبہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے واقعات سنائیں۔
- طلبہ سے روزمرہ زندگی میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی مشق کرائیں۔

2. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ قبل از بعثت

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حضرت ابو طالب کی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت اور کفالت کے بارے میں جان سکیں۔
- نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سفر شام، حلف الفضول، مکہ مکرمہ میں ابتدائی زندگی کے واقعات، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا سے نکاح اور حجر اسود کی تنصیب کے بارے میں جان سکیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب چھ سال کے ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی والدہ ماجدہ وفات پا گئیں اور آٹھ سال کی عمر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا حضرت عبد المطلب وفات پا گئے۔ حضرت عبد المطلب کی وفات کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی کفالت کی ذمہ داری آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے چچا ابو طالب نے اٹھائی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ہر ضرورت پوری کرتے تھے۔ ہمیشہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

سفر شام

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب بارہ سال کے ہوئے تو اپنے چچا حضرت ابو طالب کے ساتھ شام کے ایک تجارتی سفر پر گئے۔ راستے میں ایک عیسائی عالم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں موجود نبوت کی نشانیاں دیکھ کر حضرت ابو طالب سے کہا کہ انھیں شام نہ لے کر جائیں ایسا نہ ہو کہ یہودی انہیں پہچان لیں اور انھیں کوئی نقصان پہنچائیں۔ چنانچہ حضرت ابو طالب نے اپنا سامانِ تجارت وہیں فروخت کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو لے کر واپس مکہ تشریف لے آئے۔

حلف الفضول

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک جب پندرہ سال ہوئی تو عرب کے دو مشہور قبیلوں قریش اور بنو قیس میں بڑی جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں بہت سے لوگ مارے گئے۔ اس جنگ کو "حرب فجار" کہتے ہیں۔ یہ

ان مہینوں میں لڑی گئی ہے جن میں لڑنا حرام تھا۔ اس لیے آئندہ اس قسم کی جنگ سے بچنے کے لیے ایک معاہدہ کیا گیا ہے جو حلف الفضول کے نام سے مشہور ہوا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بھی اس معاہدہ میں شریک ہوئے۔

اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے نکاح:

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دیانت و امانت داری کی شہرت سن کر قریش کی ایک معزز اور مالدار خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے اپنا سامانِ تجارت آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے شام لے جانے کی درخواست کی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دیانت داری سے متاثر ہو کر نکاح کا پیغام بھیجا۔ جسے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کے مشورہ سے قبول فرمایا۔ اس وقت آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک پچیس سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی عمر چالیس سال تھی۔

حجرِ اَسود کی تنصیب

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بعثت سے کچھ عرصہ قبل خانہ کعبہ کی از سرِ نو تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔ جب حجر اسود کو دیوار میں رکھنے کا وقت آیا تو ہر شخص چاہتا تھا کہ یہ خدمت اس کے ہاتھ سے انجام پائے اور نوبت لڑائی تک جا پہنچی۔ قریش کے ایک معزز شخص نے مشورہ دیا کہ کل سب سے پہلے جو شخص خانہ کعبہ میں آئے گا اس کا فیصلہ تسلیم کیا جائے گا۔ دوسرے دن لوگ موقع پر پہنچے تو دیکھا کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پہلے سے وہاں موجود ہیں۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی چادر بچھا کر حجر اسود کو اس میں رکھا اور چادر اُٹھا کر حجرِ اَسوَد والی جگہ پر لے جانے کا حکم دیا۔ اس طرح تمام سردار حجرِ اَسوَد نصب کرنے میں شامل ہو گئے اور ایک بڑی لڑائی کا خطرہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بہترین حکمت عملی سے ٹل گیا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کا مطالعہ کریں اور اس سے رہ نمائی حاصل کریں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. حربِ فجار میں قریش کے مدِمقابل قبیلہ تھا:

الف) بنو سعد　　ب) بنو نضیر　　ج) بنو قیس　　د) بنو قریظہ

2. حضرت عبد المطلب کی وفات کے بعد نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کی:

الف) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے　　ب) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ج) حضرت ابو طالب نے　　د) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

3. نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے نکاح کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک تھی:

الف) پچیس سال　　ب) تیس سال　　ج) پینتیس سال　　د) چالیس سال

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سفرِ شام کا واقعہ بیان کریں۔
2. حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو نکاح کا پیغام کس وجہ سے بھیجا؟
3. حَجرِ اَسود نصب کرنے کا جھگڑا کس طرح حل ہوا؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے والد، والدہ، دادا اور چچا کے نام ایک دوسرے کو بتائیں۔
- نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سفرِ شام کا واقعہ ایک دوسرے کو سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو حیاتِ طیبہ قبل از بعثت کے چند واقعات سنائیں۔
- طلبہ کو نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کریں اور انہیں سیرت سے رہ نمائی حاصل کرنے کی ترغیب دیں۔

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رحم دلی، ایفائے عہد اور عفوو درگزر کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاقِ حسنہ کو اپنا سکیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے بہترین اَخلاق کا مالک بنایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ (سورۃ القلم: 04)

ترجمہ: اور بے شک آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت نرم مزاج اور رحم دل تھے۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں پر بھی رحم فرماتے تھے۔ اپنے ساتھ برا سلوک کرنے والوں سے بھی اچھے اخلاق سے پیش آتے تھے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ وعدہ کی پابندی کرتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

لَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ (مسند احمد: 5140)

ترجمہ: جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں کی غلطیوں کو معاف فرما دیتے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے معاف کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری سنائی ہے۔ مکہ مکرمہ کے لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سخت دشمن تھے۔ انھوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھیوں پر بہت ظلم کیے۔ سخت تکالیف دیں، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھی اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مکہ مکرمہ فتح کر لیا لیکن ان سے بدلہ نہ لیا اور انھیں معاف فرما دیا۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف کے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بلایا تو انھوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ

وَسَلَّمَ کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے لیے بد دعا تک نہ کی۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صبر وتحمل کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دین کی خاطر سخت سے سخت تکالیف پہنچائی گئیں۔
آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ صبر و تحمل کا مظاہرہ فرمایااور کبھی شکوہ نہیں کیا بلکہ ان حالات میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی ہدایت کے لیے دعائیں مانگیں۔ان تمام اذیتوں کو صبر و تحمل سے برداشت کیا۔اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی اپنی ذات کے لیے کسی سے بدلہ نہیں لیا، ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لیا۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے نرم مزاجی، رحم دلی، ایفائے عہد، عفوودرگزر، صداقت وامانت اور صبر و تحمل جیسی صفات اپنے اندر پیدا کریں تا کہ دنیاوآخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. حدیث کے مطابق اس شخص کا کوئی دین نہیں:

الف) جو صدقہ نہیں کرتا　　ب) جو وعدہ پورا نہیں کرتا
ج) جو نفل نہیں پڑھتا　　د) جو معاف نہیں کرتا

2. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا:

الف) اہل طائف نے　　ب) اہل مکہ نے　　ج) اہل تبوک نے　　د) اہل خیبر نے

3. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فتح مکہ کے موقع پر اہل مکہ سے سلوک کیا:

الف) معاف کیا　　ب) بدلہ لیا　　ج) قید کیا　　د) فدیہ لیا

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟
2. اہلِ طائف کی بدسلوکی پر نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا کیا؟
3. فتح مکہ کے موقع پر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
4. نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے وعدہ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی جو صفات آپ اپنانے کی کوشش کرتے ہیں اپنے استاد صاحب اور ساتھیوں کو بتائیں۔
- سیرتِ طیبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مزید واقعات ایک دوسرے کو سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- سیرتِ طیبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مختلف پہلوؤں پر طلبہ کے مابین مذاکرہ کرائیں۔
- طلبہ کو نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حسنِ اَخلاق کے مزید واقعات سنائیں۔
- طلبہ کو سیرتِ طیبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مختلف پہلوؤں پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

1) اسلامی آدابِ زندگی:

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- کھانے پینے اور گُفت گُو کے آداب سے آگاہ ہو سکیں۔
- اپنی عملی زندگی میں ان آداب پر عمل کر سکیں۔

دین اسلام میں زندگی گزارنے کے تمام آداب سکھائے گئے ہیں۔ یہ آداب ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنّت ہیں۔ ان آداب پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھانے پینے کی بہت سی نعمتیں عطا کی ہیں اور ان نعمتوں کو استعمال کرنے کے آداب بھی سکھائے ہیں۔ جن کا ہمیں خیال رکھنا چاہیئے۔

کھانے پینے کے آداب:

- کھانا کھانے سے پہلے اچھی طرح ہاتھ دھوئیں۔
- کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں۔
- کھانا دائیں ہاتھ سے کھائیں۔
- کھانا ہمیشہ اپنے سامنے سے کھائیں۔
- کھانے میں کبھی عیب نہ نکالیں۔
- کھانا اور پانی کبھی ضائع نہ کریں۔
- پانی ہمیشہ بیٹھ کر اور تین سانسوں میں پئیں۔
- کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوئیں۔
- کھانے پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہیں۔

گُفت گُو کے آداب:

- گُفتگُو کی ابتدا ہمیشہ سلام سے کریں۔
- زیادہ اونچی آواز میں نہ بولیں، نہ ہی بہت پست آواز میں بولیں۔

- بڑوں کے ساتھ ہمیشہ ادب سے اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے بات کریں۔
- دوسروں کی بات توجہ سے سنیں۔
- گُفت گُو ہمیشہ دھیمے لہجے اور اچھے الفاظ میں کریں۔
- گُفت گُو کے دوران جھوٹ، غیبت اور بری باتوں سے بچیں۔
- دوسروں کی بات کاٹ کر اپنی بات نہ کریں۔
- گُفت گُو کے دوران فضول باتوں سے پرہیز کریں۔

ہمیں چاہیئے کہ اسلامی آداب کے مطابق زندگی گزاریں۔ اپنا ہر کام سنت کے مطابق کریں تاکہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. کھانا شروع کرنے سے پہلے پڑھنا چاہیئے:

الف) سُبۡحَانَ اللّٰهِ　　ب) اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ　　ج) اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ　　د) بِسۡمِ اللّٰهِ

2. گُفت گُو کے دوران آواز رکھنی چاہیئے:

الف) بلند　　ب) پست　　ج) سخت　　د) دھیمی

3. پانی پینا چاہیئے:

الف) ایک سانس میں　　ب) دو سانسوں میں　　ج) تین سانسوں میں　　د) چار سانسوں میں

(ب) سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. کھانے پینے کے کوئی سے چار آداب لکھیں۔
2. گُفت گُو کے کوئی سے تین آداب لکھیں۔
3. گُفت گُو کے دوران آپ کون سے اسلامی آداب پر عمل کرتے ہیں؟

2) بڑوں کا ادب

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- بڑوں کے ادب و احترام کے بارے میں جان سکیں۔
- بڑوں کے ادب و احترام کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- بڑوں کے احترام کی عادت اپنا سکیں۔

اسلام نے ہمیں بڑوں کا ادب کرنے کی بہت تاکید کی ہے۔ ہمارے بڑے ہماری دیکھ بھال کرتے ہیں اور ہمیں اچھی باتیں اور اچھی عادات سکھاتے ہیں۔

پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا ادب نہیں کرتا"۔

(جامع ترمذی: 1919)

بڑوں میں سب سے پہلا حق والدین کا ہے۔ ماں باپ کا ادب اور احترام کرنا سب سے اہم فرض ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ مبارکہ میں کئی مقامات پر والدین کا احترام کرنے اور ان کی نافرمانی سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ:

- والدین کی بات مانیں۔
- ان کو کبھی تنگ نہ کریں۔
- ان کی ضروریات کا خیال رکھیں۔
- ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

فرمانِ الٰہی:

ترجمہ: پس انہیں (والدین کو) اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو۔ (سورۃ بنی اسرائیل: 23)

جو بچے ماں باپ کا ادب و احترام کرتے ہیں ماں باپ ان سے خوش رہتے ہیں۔ انہیں دعائیں دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ان سے خوش ہوتا ہے۔

ماں باپ کے بعد استاد کا حق ہے۔ استاد ہمیں تعلیم دیتے ہیں اور اچھی باتیں سکھاتے ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم:

- ہمیشہ ان کا احترام کریں۔
- ان کی نصیحتوں پر عمل کریں۔

- ان کی بات مانیں۔

جو بچے اپنے بڑوں اور اساتذہ کا احترام کرتے ہیں اور ان کا حکم مانتے ہیں کامیابیاں ان کے قدم چومتی ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے بڑوں کی خدمت کریں اور ان کا کہا مانیں۔ ان کی نصیحتوں پر عمل کریں اور ان کے کام کر کے ان سے دعائیں لیں۔ ان کے کھانے پینے کا خیال رکھیں۔ ایسا کرنے سے یہ بزرگ بھی ہم سے خوش ہوں گے اور اللہ تعالیٰ بھی ہم سے خوش ہو کر ہمیں دنیا و آخرت میں کامیابی عطا فرمائے گا۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. ہمارے اوپر سب سے پہلا حق ہے:

الف) پڑوسی کا　　ب) اساتذہ کا　　ج) والدین کا　　د) مہمان کا

2. ماں باپ کے بعد حق ہے:

الف) دوست کا　　ب) پڑوسی کا　　ج) مہمان کا　　د) استاد کا

3. فرمان الٰہی کے مطابق "اُف" تک نہ کہو:

الف) پڑوسیوں کو　　ب) والدین کو　　ج) رشتہ دار کو　　د) اساتذہ کو

(ب) سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. بڑوں کا ادب کرنے کے فائدے لکھیں۔
2. بڑوں کے احترام کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
3. والدین کے ادب سے متعلق کوئی سی تین باتیں بتائیں۔
4. اساتذہ کے احترام کے بارے میں کوئی سی تین باتیں بتائیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- روزمرہ زندگی میں آپ اپنے بڑوں کا ادب کیسے کرتے ہیں چند نکات اپنی کاپی میں تحریر کریں۔
- آپ نے اپنے بڑوں سے کون کون سی اچھی باتیں سیکھی ہیں۔ سوچ کر آئیں اور اپنے ساتھیوں کو بتائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- طلبہ سے چند ایسے نکات اخذ کرائیں جو بڑوں کے ادب و احترام کے خلاف ہیں اور طلبہ کو ان سے بچنے کی تلقین کریں۔
- طلبہ سے گھر اور خاندان کے بزرگوں کے بارے میں پوچھیں۔
- طلبہ کو بزرگوں کی خدمت کے طریقوں سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو ترغیب دیں کہ وہ بزرگوں، والدین اور اساتذہ کے احترام کی عادت پیدا کریں۔

3) جانوروں سے اچھا سلوک:

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- جانوروں کے حقوق سے آگاہ ہو کر ان کے ساتھ حسنِ سلوک کا مظاہرہ کر سکیں۔

تمام جانور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو ہمارے فائدے کے لیے پیدا کیا ہے۔ ہم حلال جانوروں کا دودھ اور گوشت استعمال کرتے ہیں۔ چند جانوروں پر سامان لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہیں۔ ان کی اون اور چمڑے سے بہت سارے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور چوپائے اسی نے پیدا کیے، ان میں تمہارے لیے گرم لباس ہے اور بہت سے فائدے ہیں اور ان میں بعض (کا گوشت) تم کھاتے بھی ہو۔ (سورۃ النحل: 05)

ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں جانوروں اور پرندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ ان کو تکلیف دینے سے منع فرمایا ہے اور اُن پر رحم کرنے کا حکم دیا ہے۔

ایک بار آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک اونٹ دیکھا جو بہت کمزور تھا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بہت دکھ ہوا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کے مالک کو بلایا اور فرمایا:

"ان بے زبان جانوروں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو"۔ (سنن ابوداؤد: 2548)

ہمیں چاہیے کہ ہم جانوروں کے حقوق کے حوالے سے ان باتوں کا خیال رکھیں:

- پالتو جانوروں کے رہنے کی جگہ صاف ستھری اور ہوادار ہو۔
- ان کے کھانے پینے کا خیال رکھا جائے۔
- انھیں سخت گرمی اور سردی سے بچایا جائے۔
- جانوروں پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔
- بیمار یا زخمی جانور کا علاج اور دیکھ بھال کی جائے۔
- حلال جانوروں کو ذبح کرتے وقت تیز دھار آلہ استعمال کیا جائے۔
- جانوروں کو آپس میں نہ لڑایا جائے۔

ہمیں چاہیے کہ جانوروں کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سمجھ کر ان سے رحم دلی کا سلوک کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. ایک مرتبہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک کمزور جانور دیکھا:

الف) بیل　　ب) اونٹ　　ج) بکرا　　د) گھوڑا

2. جانوروں کے چند فوائد کا ذکر ہے:

الف) سورۃ النحل میں　　ب) سورۃ مریم میں　　ج) سورۃ الشمس میں　　د) سورۃ الضحیٰ میں

3. نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اونٹ کے مالک سے فرمایا:

الف) اسے آزاد کر دو　　ب) اسے ذبح کر دو

ج) اسے فروخت کر دو　　د) اس کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو

(ب) سوالات کے جوابات لکھیں۔

1. جانوروں کے چند فوائد بیان کریں۔
2. جانوروں کے حقوق کے حوالے سے ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔
3. جانوروں کے کوئی سے چار حقوق لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- آپ اپنے پالتو جانوروں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں؟ اپنے ساتھیوں کو بتائیں۔
- اگر آپ کو کوئی زخمی جانور یا پرندہ نظر آئے تو آپ اس کی کیسے مدد کریں گے، اپنے ساتھیوں سے تبادلہ خیال کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی مزید تفصیل بتائیں۔
- طلبہ کو بتائیں کہ جانوروں کو اللہ تعالٰی نے ہمارے کون کون سے فائدوں کے لئے پیدا کیا ہے۔
- جانوروں کی دیکھ بھال کے دوران احتیاطی تدابیر سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

4) سچ کی اہمیت

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- سچائی کی اہمیت اور تعلیمات جان سکیں۔
- سچ کے فوائد اور جھوٹ کے نقصانات جان سکیں۔
- اپنے ہر معاملے میں جھوٹ سے اجتناب کر کے اور سچائی کو اپنا کر عملی نمونہ پیش کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو اچھی عادات اپنانے کا حکم دیا ان میں سے ایک سچ ہے۔ سچ سے مراد یہ ہے کہ انسان وہی بات کرے جو حقیقت ہو۔ اسلام ہر مسلمان کو ہمیشہ نہ صرف سچ بولنے کی تاکید کرتا ہے بلکہ سچے لوگوں کا ساتھ دینے کا حکم بھی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ"۔ (سورۃ التوبہ: ۱۱۹)

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سچائی کا بہترین نمونہ تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سچائی کی وجہ سے مکہ مکرمہ کے لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو صادق کے لقب سے پکارتے تھے۔

سچ کے فوائد:

- سچ بولنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔
- سچ سے انسان کے اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔
- سچے انسان کو معاشرہ میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔
- سچ انسان کو بہت سی برائیوں سے بچاتا ہے۔
- سچا انسان مطمئن اور پُر سکون رہتا ہے۔

فرمانِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ:

اس وقت تک بندے کا ایمان مکمل نہیں ہوگا جب تک کہ وہ جھوٹ کو چھوڑ نہ دے حتیٰ کہ مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولے۔

(مسند احمد: 9910)

جھوٹ کے نقصانات:

- جھوٹ بہت سی برائیوں کی جڑ ہے۔
- جھوٹ سے انسان کی عزت ختم ہو جاتی ہے۔
- جھوٹے انسان پر کوئی اعتماد نہیں کرتا۔
- جھوٹ انسان کو جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔

جھوٹ کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً: وعدہ پورا نہ کرنا، امانت میں خیانت کرنا، دکھلاوا کرنا، دھوکہ دینا، ملاوٹ کرنا، ناپ تول میں کمی کرنا وغیرہ۔

ہمیں چاہیئے کہ ہمیشہ سچ بولیں اور سچائی کا ساتھ دیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. قرآن مجید میں ایک مسلمان کو ساتھ دینے کا حکم دیا گیا:

الف) دوستوں کا ب) اساتذہ کا ج) سچے لوگوں کا د) رشتہ داروں کا

2. حدیث کے مطابق انسان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک چھوڑ نہ دے:

الف) غیبت ب) تکبر ج) حسد د) جھوٹ

3. نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صادق کے لقب سے پکارے جاتے تھے:

الف) رحم دلی کی وجہ سے ب) سچائی کی وجہ سے

ج) سخاوت کی وجہ سے د) بہادری کی وجہ سے

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. سچ بولنے سے کیا مراد ہے؟
2. سچ بولنے کے فوائد تحریر کریں۔
3. جھوٹ بولنے کے نقصانات تحریر کریں۔
4. جھوٹ کی مذمت کے حوالے سے ایک حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- آپ نے اپنی روزمرہ زندگی میں سچائی کے جن فوائد کا مشاہدہ کیا ہے اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو بتائیں۔
- جھوٹا شخص کس طرح خود کو اور معاشرے کو نقصان پہنچاتا ہے ساتھیوں کے ساتھ مباحثہ کریں۔
- جھوٹ کی چند اقسام کی فہرست تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- طلبہ کو سچ کی برکت اور جھوٹ کے نقصانات پر مبنی واقعات سنائیں۔
- طلبہ کے سامنے سیرتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور سیرتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے سچ کی مثالیں بیان کریں۔

باب پنجم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

(1) حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مختصر تعارف حاصل کر سکیں۔
- مذکورہ انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگیوں سے رہ نمائی حاصل کر سکیں۔

حضرت آدم علیہ السلام:

حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان اور نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا۔ تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اسی وجہ سے آپ علیہ السلام کو ابو البشر یعنی تمام انسانوں کا باپ کہا جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام کا لقب صفی اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیوی حضرت حوا علیھا السلام کو بھی پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (سورۃ البقرہ:31)

ترجمہ: اور اس (اللہ) نے آدم (علیہ السلام) کو تمام (چیزوں کے) نام سکھائے۔

> مزید جانیے!
> خانہ کعبہ (بیت اللہ) کو سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا۔

علم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر فضیلت دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن ابلیس (شیطان) نے تکبر کیا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس انکار کی وجہ سے ابلیس نافرمان ہو گیا اور ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین میں خلیفہ (نائب) بنا کر بھیجا۔

حضرت نوح علیہ السلام:

> کیا آپ جانتے ہیں!
>
> حضرت نوح علیہ السلام کو "آدم ثانی" بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم نبی تھے۔ آپ علیہ السلام نے نو سو پچاس (950) سال لوگوں کو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف دعوت دی۔ لیکن بہت ہی کم لوگوں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ قوم کے مسلسل انکار اور نافرمانی کی وجہ سے حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو ایک بڑی کشتی بنانے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نوح علیہ السلام نے ایمان لانے والے تمام نیک لوگوں کو کشتی میں سوار کر لیا۔ ایمان لانے والے تمام لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ گئے اور نوح علیہ السلام کی بات نہ ماننے والے پانی میں غرق ہو گئے۔

> مزید جانیے!
>
> حضرت ابراہیم علیہ السلام کو "خلیل اللہ" یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

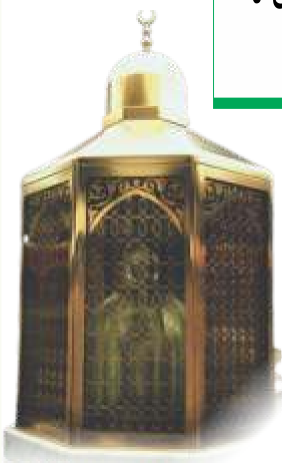

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عظیم نبی اور رسول تھے۔ آپ علیہ السلام عراق میں پیدا ہوئے۔ اس زمانے میں لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج، چاند، ستاروں اور بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کو صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلایا۔ اس پر اس وقت کا بادشاہ نمرود اور پوری قوم آپ علیہ السلام کی دشمن بن گئی اور انہوں نے آپ علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا، لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی بن گئی۔ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے محفوظ رہے۔ آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر بیت اللہ (خانہ کعبہ) تعمیر کیا۔

ہمیں چاہیئے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لائیں۔ ان کی زندگیوں سے سبق حاصل کریں۔ ان کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزاریں۔

> آئیں جانیں۔۔۔
>
> نبی یا رسول کا نام لیتے وقت "علیہ السلام" کہنا چاہیئے۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. پہلے انسان اور نبی تھے:

الف) حضرت آدم علیہ السلام
ب) حضرت نوح علیہ السلام
ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام
د) حضرت موسیٰ علیہ السلام

2. اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو بنانے کا حکم دیا:

الف) مکان
ب) خیمہ
ج) کشتی
د) قلعہ

3. سب سے پہلے بیت اللہ تعمیر کیا:

الف) حضرت نوح علیہ السلام نے
ب) حضرت آدم علیہ السلام نے
ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. حضرت آدم علیہ السلام کا مختصر تعارف لکھیں۔
2. حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کشتی بنانے کا حکم کیوں دیا؟
3. حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بادشاہ نے آگ میں کیوں ڈالا؟
4. انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگیوں سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سورۃ الاعراف ”آیت: 23“ میں آدم علیہ السلام کی دعا ہے۔ اسے یاد کر کے ایک دوسرے کو سنائیں۔
- چند انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں پر مشتمل ایک فہرست تیار کریں۔
- مذکورہ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ ایک دوسرے کو بتائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- مذکورہ انبیاء کرام علیہم السلام کے مزید واقعات طلبہ کو بتائیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے چند واقعات سے طلبہ کو مزید آگاہی فراہم کریں۔
- حضرت آدم علیہ السلام کی دعا مع ترجمہ طلبہ کو یاد کرائیں اور اس کے پس منظر سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

(2) خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلّم: اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان اور حالات زندگی کے بارے میں اجمالی طور پر جان سکیں۔
- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دین اسلام کے لیے خدمات سے رہ نمائی حاصل کر سکیں۔

تعارف و خاندان:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبد اللہ اور لقب صدیق تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ۵۷۴ عیسوی میں مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عثمان اور والدہ کا نام سلمیٰ تھا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پورے گھرانے نے اسلام قبول کیا۔

سیرت و کردار

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سب سے قریبی ساتھی تھے اور اکثر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے واقعہ معراج کی تصدیق کی، جس پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق کے لقب سے نوازا۔ صدیق کے معنی ہیں "بہت زیادہ سچ بولنے والا"۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت رحم دل، نرم مزاج اور ہمدرد تھے۔

دینی خدمات

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ لیا۔ تین دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ غارِ ثور میں قیام فرمایا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مالدار تاجر تھے اور کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیشہ اپنی دولت اسلام اور مسلمانوں کے لیے خرچ کی۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کئی دوسرے غلاموں کی منہ مانگی قیمت دے کر آزاد کرایا۔ یتیموں اور بیواؤں کی خدمت کی۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا پورا سامان اسلام کی سربلندی کے لیے پیش کر دیا۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا:

"مجھ پر جس جس نے احسان کیا میں نے اس کے احسانات کا بدلہ دے دیا لیکن ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے احسانات کا بدلہ اللہ تعالیٰ آخرت میں دے گا"۔ (جامع ترمذی: 3661)

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ بنے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطور خلیفہ تقریباً دو سال اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کی۔ خلیفہ بننے کے بعد تجارت کو چھوڑ دیا اور ایک عام آدمی کے برابر اپنا وظیفہ مقرر کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتہائی سادہ زندگی گزاری۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس طرح اسلام کے لئے قربانیاں دیں اور غریبوں کی خدمت کی، ہمیں بھی چاہیئے کہ ان کے نقش قدم پر چلیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کریں۔

مشق

(الف) درست جواب کا انتخاب کریں۔

1. حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام تھا:

الف) عبد اللہ   ب) عبد الرحمٰن   ج) عثمان   د) سعد

2. حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر کا سارا سامان پیش کر دیا:

الف) غزوہ بدر میں   ب) غزوہ احد میں   ج) غزوہ خندق میں   د) غزوہ تبوک میں

3. ہجرت مدینہ کے سفر میں نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھے:

الف) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　ب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　د) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

4. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ تھے:

الف) پہلے　　ب) دوسرے　　ج) تیسرے　　د) چوتھے

(ب) سوالات کے جوابات دیں۔

1. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف لکھیں۔
2. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی خدمات بیان کریں۔
3. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق کا لقب کیوں ملا؟
4. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی خدمات پر آپس میں گُفت گو کریں۔
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار کے متعلق چند نکات پر مبنی فہرست تیار کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منکرین زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف اقدامات طلبہ کو بتائیں۔
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی کے متعلق طلبہ کے درمیان ذہنی آزمائش کا مقابلہ کرائیں۔

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد　　کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان　　ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام　　قوتِ اخوتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت　　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد

پرچمِ ستارہ و ہلال　　رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال　　جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال